پردہ

اُمّت مسلمہ کی بیٹیوں کیلئے کیوں ضروری ہے؟

مؤلفین

محمد اسلم گِل
میجر (ریٹائرڈ)

محمد رفیق احمد میمن
صدر اماں جی ایجوکیشنل سوسائٹی

ناشر

اماّں جی ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ٹنڈو جہانیاں، حیدرآباد چھاؤنی، پاکستان

www.star.edu.pk

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ

فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

ترجمہ

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے

پس تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیری شان کے مناسب ہے

اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہے

بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت طلب کی جائے

دُرود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی
اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پردہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور قیامت تک دُرود و سلام ہو سیّد الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، ہمارے آقا، حضرت محمد ﷺ پر، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات ؓ پر، آپ ﷺ کی آل و اولاد پر اور آپ ﷺ کے پاک صحابہ ؓ پر جو ہدایت کے ستارے ہیں اور دین اسلام کے پھیلانے والے ہیں، نیز اُن مؤمنین اور مؤمنات پر بھی جو ایمان کے ساتھ اِن کا اتباع کرنے والے ہیں۔

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ شانہٗ نے روئے زمین پر بسنے والوں تمام انسانوں کے لئے جو دین (زندگی گزارنے کا طریقہ) پسند فرمایا ہے، وہ ''اسلام'' ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے، جو انسان کو زندگی کے ہر شعبہ کے لئے بہترین رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دُنیا میں کسی مذہب، کسی تہذیب اور کسی قانون نے ''عورت'' کو وہ مقام اور مرتبہ نہیں دیا، جو اسلام نے اسے عطا کیا ہے۔ عورت معاشرے کا ایک نہایت ہی اہم حصہ ہے، جس کے بغیر زندگی کی گاڑی چل ہی نہیں سکتی۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ اسلام کے علاوہ دوسری اقوام نے عورت پر بہت زیادہ ظلم وستم کئے ہیں۔ کمزور عورت پر نزلہ گرانے کے لئے

ہر قوم نے نئے سے نئے طریقے ایجاد کیے، مثلاً:

- قدیم یونان میں عورت کو شیطان کی بیٹی اور نجاست کا مجسمہ سمجھا جاتا تھا۔
- رومیوں نے عورت کو جانور کا مقام دیا تھا۔
- یہودیوں کے ہاں کافی عرصہ اس بارے میں اختلاف رہا کہ عورت انسان ہے بھی یا نہیں اور اکثر کا خیال تھا کہ عورت ایک انسان نما حیوان ہے جسے مردوں کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔
- عیسائیوں کے ہاں عورتوں کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ **582** ء میں کلیسا کی ایک مجلس نے فتویٰ دیا تھا کہ عورتوں روح نہیں رکھتیں۔
- ہندو، عورت کی جداگانہ حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے تھے، شوہر مر جاتا تو بیوی کو بھی شوہر کی چتا پر زندہ جل کر مر جانا پڑتا تھا۔
- اہلِ عرب زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔

الحمد للہ!

دین اسلام نے عورت کو ذلت اور پستی کی گہرائیوں سے نکال کر عظمت و رفعت کے بلند مقام پر فائز کر دیا، گویا کہ

- عورت: موت و حیات کی کشمکش میں تھی، اسلام نے اس کو زندگی عطا کی۔
- عورت: برباد تھی، اسلام نے اس کو آباد کیا۔
- عورت: گرِ دراہ تھی، اسلام نے اس کو سرمہ چشم بنا دیا۔

- عورت: ناشاد تھی، اسلام نے اس کو شاد کیا۔
- عورت: کانٹوں کے بستر پر تھی، اسلام نے اس کو پھولوں کی سیج پر بٹھا دیا۔
- عورت: زیبِ میخانہ تھی، اسلام نے اس کو زینتِ کاشانہ بنا دیا۔
- عورت: تحت الثریٰ تھی، اسلام نے اس کو فوق الثریا پہنچا دیا۔

الحمدللہ! دینِ اسلام نے جس نظامِ معاشرت کی دُنیا کو تعلیم دی ہے، وہ امن و عافیت، عفت و عصمت، عزت و آبرو اور طہارت وتقویٰ کا ضامن ہے۔ مرد و عورت کا باہمی تعلق اور آپس میں میل جول کی حدود انسانی تمدن کی وہ بنیادی چیزیں ہیں، جن میں ذرا سی کوتاہی پورے تمدن کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے قرآن مجید میں بڑی تفصیل کے ساتھ اس موضوع پر کلام فرمایا ہے۔ کہیں مردوں اور عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے، کہیں عورتوں کو باتیں کرتے وقت نرم لہجہ اختیار کرنے سے منع فرمایا جارہا ہے۔ رحمۃ للعالمین، پیغمبر اسلام، حضرت محمد ﷺ کی شریعت مطہرہ نے اس طوفان کی ناکہ بندی کر دی اور عورت کو **پردہ** کا حکم فرمایا ہے۔

قرآن حکیم میں، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر **59** میں ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ترجمہ﴾

"اے نبی (ﷺ) اپنی بیویوں، بیٹیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس طرح سے وہ قریب ہو جائیں گی اس بات سے کہ پہچان لی جائیں اور

کوئی اُنھیں نہ ستائے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"۔

(سورۃ الاحزاب : ۵۹)

قرآن حکیم میں، سورۃ النور، آیت نمبر 31 میں ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ترجمہ﴾

"اور آپ (ﷺ) مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں....."

(سورۃ النور : ۳۱)

پردے کی اہمیت کے بارے میں رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کے چند ارشاداتِ مبارکہ تحریر کیے جاتے ہیں:

❁ حضور اقدس ﷺ کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ وہ آپ ﷺ کے پاس تھیں اور اُمّ المؤمنین حضرت میمونہؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھیں کہ اچانک صحابی رسول ﷺ حضرت ابن اُمّ مکتومؓ آگئے (ان کی ظاہری بینائی نہ تھی)، آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ پردہ کرلو۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ (وہ ہمیں نہیں دیکھ سکتے)۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا! کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں۔ (ترمذی شریف)

❁ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز میں بھی فحش آجائے، وہ عیب دار ہو جاتی ہے اور جس چیز میں "حیا" شامل ہو جائے، وہ خوبصورت بن جاتی ہے۔ (ترمذی شریف)

❁ حضور اقدس ﷺ نے بے پردہ عورتوں کے لئے سخت وعید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدترین عورتیں، آزادانہ بے پردہ گھروں سے نکلنے والی عورتیں ہیں، وہ نام کی مسلمان ہیں، ان سے اکا دُکا چھوڑ کر کوئی جنت میں نہیں جائے گی۔ (سنن بیہقی)

❁ رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز میں بھی فحش آجائے، وہ عیب دار ہو جاتی ہے اور جس چیز میں "حیا" شامل ہو جائے، وہ خوبصورت بن جاتی ہے۔ (ترمذی شریف)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے پاس تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ عورتوں کی خوبی کس بات میں ہے؟ تو لوگ خاموش رہے، میں واپس آیا تو حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ کون سی چیز عورتوں میں خوبی کا باعث ہے تو انہوں نے کہا کہ (عورت) اس طرح رہے کہ اسے کوئی مرد نہ دیکھ سکے، یعنی پردہ کا اہتمام رکھے۔ (بزار، کشف الاستار، جلد۲، ص ۱۵۱)

❁ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن جو کہ ایمان والوں کی مائیں (امہات المؤمنین) ہیں، پردہ کے معاملے میں بہت زیادہ اہتمام فرمایا کرتی تھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کے ہاں حضرت افلح رضی اللہ عنہٗ (جو اماں جی کے رضائی چچا تھے) آئے، تو آپؓ نے اُن سے بھی پردہ فرمایا، حضرت افلح رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا!

میں تمہارا رضائی چچا ہوں، مجھ سے کیوں پردہ کررہی ہیں؟

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا!

"مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے نہیں"۔

جب رحمۃ للعالمین، حضوراقدس ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سارا قصہ آپ ﷺ کو سنایا، آپ ﷺ نے حضرت افلح رضی اللہ عنہٗ سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دے دی۔

(ابوداؤد: جلد ا، ص ۲۸۱)

❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (نامحرم) عورتوں کے پاس مت جایا کرو، ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! عورت کے سسرال کے مردوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سسرال کے رشتہ دار تو موت ہیں۔

(بخاری ومسلم)

فائدہ: اس حدیث میں سب سے زیادہ قابل توجہ چیز حضوراقدس ﷺ نے عورت کے سسرال کے مردوں کو موت سے تشبیہ دی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ عورت اپنے جیٹھ، دیور، نندائی اور سسرال کے دیگر مردوں سے گہرا پردہ کرے..... یوں تو ہر نامحرم سے پردہ کرنا لازم ہے لیکن جیٹھ، دیور اوران جیسے

رشتہ داروں کے سامنے آنے سے اس طرح بچنا ضروری ہے، جیسے موت سے بچنے کو ضروری خیال کرتے ہیں، اکثر خاندانوں میں پردہ کا اہتمام ہوتا نہیں اور سسرال کے یہ عزیز واقارب گھر میں بلا تکلف آتے جاتے ہیں اور بہت زیادہ گھل مل جاتے ہیں اور دل لگی تک کی نوبتیں آجاتی ہیں۔ شوہر یہ سمجھتا ہے کہ یہ تو اپنے گھر کے لوگ ہیں، ان سے کیا روک ٹوک کی جائے، درحقیقت پردے کا حکم خالق کائنات، اللہ ربّ العالمین کی طرف سے ہے، جب اس حکم عالی کی پامالی ہوتی ہے تو شیطان کو بھی موقع مل جاتا ہے اور وہ شر کی دعوت دیتا ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دونوں طرف سے یگانگت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور جب شوہر گھر سے غائب ہوتا ہے تو پھر ان ہونے واقعات تک رونما ہوجاتے ہیں۔ انہی حالات کے پیش نظر رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ نے سسرال کے مردوں سے پردہ کرنے کی سخت تاکید فرمائی ہے۔

لمحہ فکریہ

یہ حقیقت ہے کہ تعلیمات نبوت کو چھوڑ کر جب بھی لوگ اپنی عقلوں کو رہنما بنائیں گے، وہ تباہیوں کا شکار ہو کر رہیں گے۔ آج دشمنانِ اسلام نے مسلمانوں میں بھی آزادی نسواں کا سبق رٹا کر بے حجابی، بے حیائی اور عریانیت میں مبتلا کردیا ہے اور بے شمار قسم کی گندگیاں اسلام کے پاکیزہ نظام معاشرت میں پیدا کرنے کے لئے مختلف قسم کے جال پھیلا دیئے ہیں،

جس میں اسلام اور قرآن وسنت سے قوی محبت نہ رکھنے والے لوگ بڑی تیزی سے پھنستے جا رہے ہیں۔ آج دیگر اقوام جس اخلاقی تباہی و بربادی میں گرفتار ہیں، اس کا آغاز بے پردگی ہی سے ہوا تھا۔ بے پردگی نے جسمانی زیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی اور بے حیائی نے عریانی اور بدکاری کے سارے دروازے کھول دیئے۔

اہل یورپ اور ان کے مقلدین نے اپنی فحاشی کے جواز میں عورتوں کے **پردہ** کو ان کی صحت، اقتصادی اور معاشی حیثیت سے معاشرہ کے لئے نقصان دہ ثابت کرنے اور بے پردہ رہنے کے فوائد پر بحثیں کی ہیں، لیکن اس کے متعلق اتنا سمجھ لینا ہی کافی ہے کہ بے پردگی میں اگرچہ کچھ معاشی فوائد ضرور ہو سکتے ہیں، مگر ایسا معاشی فائدہ جو پورے ملک وقوم کو ہزاروں فتنہ و فساد میں مبتلا کر دے، اس کو نفع بخش کہنا کسی دانشمند کا کام نہیں ہوسکتا ہے۔

اسلام نے عورت کو جو مقام عطا کیا ہے، اس سے غیر مسلم بھی متاثر ہیں۔ ہیلن ایک امریکی غیر مسلم صحافی (Journalist) خاتون ہے۔ اس خاتون کا تقریباً اڑھائی سو اخبارات ورسائل سے صحافتی تعلق رہا ہے۔ اس خاتون کا مشغلہ ہے کہ یہ کئی برسوں سے سکول وکالج کے نوعمر لڑکیوں کے مسائل پر غور وفکر کرتی ہے اور ان مسائل کے حل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اکثر ممالک کا سفر کیا اور وہاں قیام کرکے نوجوانوں کے حالات کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ امریکی جرنلسٹ خاتون عرب ممالک بھی گئی اور

وہاں دیکھا کہ مرد وزن کا اختلاط عام نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ''پردہ اور حجاب'' بھی پایا جاتا ہے۔اس سے متاثر ہوکر اس صحافی خاتون نے اہل عرب کے سامنے اپنے تاثرات عربی زبان میں پیش کیے، جن کا اُردو ترجمہ تحریر کیا جاتا ہے۔

امریکی صحافی ہیلن لکھتی ہیں:

''عرب عوام کی سوسائٹی ایک صحت مند سوسائٹی ہے، اس کے معاشرتی اور سماجی اصول اتنے مناسب اور معقول ہیں کہ اسے ہر نوجوان لڑکے اور لڑکی کو قبول کرلینا چاہیے۔یہ بات امریکہ اور تمام یورپین سوسائٹی میں موجود نہیں، وہاں مرد،عورت کو آزادنہ میل جول کی اجازت ہے۔عورت پر کوئی پابندی نہیں ہے، اسی طرح ماں باپ کا احترام بھی ناپید ہوگیا ہے، جس کے نتیجہ میں تمام اخلاقی قدریں ختم ہوگئیں ہیں اور ہر قسم کی بے حیائی عام ہوگئی ہے۔تہذیب وتمدن کی آڑ میں معاشرہ ایک زبردست ہیجان اور انتشار کا شکار ہوگیا ہے۔اے عرب مسلمان قوم! تمہارے یہاں عورت پر ایک حد تک پابندی ہے..... احترامِ والدین ضروری ہے اور معاشرتی قوانین اتنی بہترین بنیادوں پر وضع کیے گئے ہیں..... جس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ صالح معاشرہ وجود میں آئے گا..... اس لئے میں تم کو نصیحت کرتی ہوں کہ اپنے مذہبی اور معاشرتی قوانین کو گلے سے لگائے رکھو..... اسی پر عمل کرو، پردے کو نہ صرف باقی

رکھو بلکہ اس کو رواج دو ..... عورت کی بے جا آزادی پر پابندی باقی رکھو ..... یہی تمہارے لئے بہتر ہے ..... اگر اس کو چھوڑ کر یورپ کی اندھی تقلید میں اسلامی معاشرتی قوانین ختم کردو گے ..... عورت کو من مانی آزادی دو گے تو اخلاقی و روحانی قدریں پامال ہو جائیں گی ..... اور تمہارا معاشرہ بھی اسی طرح انحطاط اور انتشار سے دوچار ہوگا ..... جیسا کہ مغربی دُنیا کا حال ہے"۔

(بحوالہ: ماہنامہ اُمّ القریٰ انٹرنیشنل اسلام آباد: شمارہ نومبر 2000ء)

(**اقتباس**: رحمۃ للعالمین ﷺ اور امن عالم)

میری بہنوں اور بیٹیوں سے اپیل ہے کہ پردے کے احکامات بہت اہم ہیں، ان پر ضرور عمل کیا جائے۔ درحقیقت ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ یہ احکامات اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے لاڈلے حبیب، رحمۃ للعالمین، حضور اقدس ﷺ کی طرف سے ہیں، ظاہری طور پر ان پر عمل کچھ دشوار نظر آتا ہے، لیکن اس میں کوئی شک نہیں، جس نے ان پر عمل کرلیا، اُس کے لئے اللہ تعالیٰ کے دیگر احکامات پر چلنا بھی آسان ہو جائے گا۔ (انشاء اللہ)

بلا شک وشبہ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکامات کو حضور اقدس ﷺ کے مبارک طریقوں سے پورا کرے گا، وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا۔

"یہ گولی ذرا کڑوی ہے، مگر ہے بہت مفید"

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ پاک ذات ہم سب کو اپنے لاڈلے حبیب، رحمۃ للعالمین ﷺ کی کامل اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین..... بجاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

❁

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ بِقَدْ رِ حُسْنِهٖ وَ جَمَا لِهٖ

❁

وَاٰخِرُ دَعْوٰ نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَا مُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَا بِهٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّ احِمِیْنَ